



بیماری کا ایک سہ دوسرے کو لگ جانا اور بد شگونی لینا کوئی چیز نہیں البتہ مجھ فال اچھی لگتی ہے صحابہ کرام نہ پوچھا : فال کیا چیز ہے؟ آپ نہ فرمایا : ”اچھی بات“

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ”بیماری کا ایک سے دوسرے کو لگ جانا اور بد شگونی لینا کوئی چیز نہیں البتہ مجھ فال اچھی لگتی ہے“ صحابہ کرام نہ پوچھا : فال کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا : ”اچھی بات“
[صحیح] [متفق علیہ]

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بتا رہے ہیں کہ عہد جاہلیت کے لوگوں کا یہ عقیدہ باطل ہے کہ بیماری اللہ کے فیصلے اور اس کی لکھی تقدیر کے بغیر ہی ایک شخص سے دوسرے شخص کی جانب منتقل ہو جایا کرتی ہے۔ اسی طرح بدشگونی لینا بھی باطل ہے۔ بدشگونی نام ہے کسی مسموع یا مرئی چیز، جیسے پرندوں، جانوروں، معذور لوگوں، اعداد یا دنوں وغیرہ سے بدفالی لینے کا۔ اس حدیث میں بدشگونی کے لیے ”الطيرة“ لفظ کا استعمال اس لیے ہوا ہے کہ عہد جاہلیت میں بدشگونی کا یہ طریقہ بہت مشہور تھا۔ ہوتا یہ تھا کہ عرب کے لوگ جب سفر یا تجارت وغیرہ کوئی کام شروع کرنا چاہتے، تو پرندے اڑا کر دیکھتے۔ اگر پرندے دائیں اڑتا، تو اسے نیک فال سمجھ کر قدم آگے بڑھاتے اور اگر بائیں اڑتا، تو بدشگونی کے عقیدے کے تحت قدم پیچھے واپس کھینچ لیتے۔ اس کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ آپ کو فال اچھی لگتی ہے۔ فال یہ ہے کہ انسان کو کوئی اچھی بات سن کر فرحت و سرور حاصل ہو اور وہ اپنے رب سے حسن ظن قائم کر لے۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/3422>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

